مولانا عبدالحی فرنگی محلی کی مشہور کتب پر تبصرہ

غزالہ بٹ*

برصغیرپاک و ہند کی سرزمین پر نامور علماء پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جنہوں نے دین اسلام کے ہر شعبہ کی نشو و نما میں اہم کردار ادا کیا۔ انہی معتبر علماء میں سے ایک ابوالحسنات مولانا عبدالحی فرنگی محلی بھی تھے۔ آپ کا شمار ہند کے ان علماء میں ہوتا ہے جنہوں نے تقریباً" ہر فن میں قلم کی گوہر افشانیاں کی ہیں جو کہ آپ کے تبحر علمی پر دال ہیں۔ چونکہ آپ کثیرالتصانیف مصنف تھے اور آپ نے زیادہ تر کتب درسیہ کی شرحیں اور حواشی تحریر کیے ہیں۔ جس کی بنا پر بہت جلد آپ کی شہرت برصغیر کے طول و عرض میں پھیل گئی۔

مولانا عبدالحی فرنگی محلی نے ۱۰۰ سے زائد کتب' شروح اور حواشی تحریر کیے ہیں۔ آپ نے تراجم' تاریخ اور طب کے علاوہ حدیث' اصول حدیث' فقہ' اصول فقہ' نحو' صرف' منطق' حکمت' فلسفہ' کلام اور مناظرے کے فنون میں کتب شروح اور حواشی تحریر کیے ہیں۔

آپ کی لکھی ہوئی کتابوں میں سے زیادہ تر چھپ چکی ہیں۔ ان میں سے جو شہرت آپ کے لکھے ہوئے تراجم اور مجموعہ فتاوی کو ملی وہ کسی اور کو نہیں ملی۔

آپ کے لکھے ہوئے تراجم قاہرہ سے بھی چھپ چکے ہیں۔ نیز یہ تراجم "سیر و رجال" کا ایک مفید ماخذ ہیں۔

علامہ فرنگی محلی نے علم فقہ میں سب سے زیادہ کتب تصنیف کیں۔ جن کی تعداد ۴۰ سے زائد ہے۔ یہ کتب فقہ کے مختلف موضوعات پر لکھی گئی ہیں۔ ان کتب میں مشہور تر مجموعہ فتاوی ہے اس میں آپ کی طرف سے دیئے گئے مختلف فتاویٰ کو جمع کیا گیا ہے۔ یہ فتاوی آپ کے علمی تجربہ کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

---

* لیکچرار گورنمنٹ کالج سمن آباد' لاہور

چونکہ محدود سطور میں آپ کی تمام کتب پر تبصرہ کرنا ممکن نہیں ہے' اس لیے ہم اس مضمون میں آپ کی تین مشہور کتب پر تبصرہ پیش کر رہے ہیں ان میں سے دو تراجم اور ایک مجموعہ فتاوی ہے۔

ا۔کتاب الفوائد البهيه فی تراجم آئمة الحنفية

علامہ ابوالحسنات محمد بن عبدالحی لکھنوی فرنگی محلی کی یہ مایہ ناز کتاب فقہ حنفی کے مشاہیر' مجتہدین فی المذہب' مجتہدین فی المسائل' اصحاب التخریج' اصحاب الترجیح' مقلدین وغیرھم کے سوانح' ہم عصر علماء میں ان کا مقام' سلاسل' تلامذہ' وفیات و موالید' تصانیف' آثار و حکایات پر مشتمل ہے۔

کتاب میں مذکور اصحاب کے واقعات و سوانح نہایت فصیح و بلیغ اور سہل انداز سے عربی زبان میں بیان کیے گئے ہیں۔

کتاب کی تقسیم خطبہ' مقدمہ' اور خاتمہ میں کی گئی ہے۔

سبب تالیف

علامہ فرنگی محلی کتاب کی تالیف کے مقصد کو خطبہ میں بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

ان فی علم التاریخ عبرة لمن اعتبر و موعظة لمن افتكر(۱)

(علم تاریخ میں عبرت ہے اس شخص کے لیے جو عبرت حاصل کرنا چاہے اور نصیحت ہے اس شخص کے لیے جو غور و فکر کرتا ہے)۔

و منافع مهمة منها الاطلاع على مناقبهم و اوصافهم و جلالتهم ليحصل التادب بادابهم و التخلق باخلاقهم(۲)

(اور بڑے منافع سے مراد یہ ہے کہ ان (علماء) کے مناقب اور اوصاف' اور بزرگی کے بارے میں معلومات حاصل ہوجائیں تاکہ ان کے بارے میں ادب اور اخلاق حاصل ہوجائے)۔

اور پھر فرماتے ہیں:

و منها الاطلاع على مراتبهم و منها الاطلاع على اثارهم و حكاياتهم و فيوضهم و تصنيفاتهم(۳)

(اور ان (علماء) کے مراتب کا پتہ چل جائے۔ اور ان کے آثار کا پتہ چل جائے اور ان کی حکایتوں فیوض اور تصانیف کے بارے میں معلومات حاصل ہوجائیں)۔

کتاب کی مدت تالیف

کتاب کی مدت تالیف کے بارے میں فرماتے ہیں:

میں نے ایک ماہ کے اندر اصل کتاب کی تلخیص ماہ جمادی الاخری ۱۲۷۱ھ میں کرلی جبکہ اپنے وطن مالوف میں مقیم تھا۔ اور اس کی تہذیب و ترتیب میں چار ماہ صرف ہوئے۔ اور یہ ماہ مجھے حیدر آباد کی اقامت کے دوران میسر آئے اور اسی طرح ۱۲۸۲ھ میں مجھے اس کتاب کی تالیف سے فراغت ہوئی۔[۴]

کتاب کے مقدمہ میں صحابہؓ اور مجتہدین کے مابین اختلاف پر عائد شدہ اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"آئمہ کا اختلاف اس امت کے لیے رحمت ہے' اور دین آسان ہوگیا ہے۔ اور اس سے تنگی دور ہوگئی ہے۔ آگے فرماتے ہیں کہ اگر ایک منبع سے صرف ایک نہر جاری ہو تو یہ بہتر ہے یا کئی ایک نہریں جاری ہوں (جتنی زیادہ نہریں ہوں گی اتنی ہی زیادہ زمین سیراب ہوگی)۔ اسی طرح مذاہب مختلف ہیں اور امت کے تمام مجتہدین' صحابہؓ کے فیضان کی نہروں سے جا ملتے ہیں۔ اور انکا منبع حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ اور یہ تمام کے تمام ہدایت پر ہیں کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "بایھم اقتدیتم اھتدیتم" اور جو یہ خیال کرتا ہے کہ ان میں صرف ایک ہدایت پر ہے باقی گمراہ ہیں حقیقت یہ ہے کہ وہ خود گمراہی کے گڑھے میں گرا ہوا ہے۔"[۵]

کتاب کی ترتیب

یہ کتاب' مقدمہ' خطبہ اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ کل ۵۸۷ فقہا و ائمہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جن میں سے اکثر حنفی ہیں اور بعض شافعی اور مالکی فقہا کا تذکرہ بھی ہے۔[۶] فقہا کے ناموں کی حروف تہجی کے اعتبار سے فہرست تیار کی گئی ہے۔ سب سے پہلے ابراہیم بن اسماعیل بن احمد المعروف الصغار کا تذکرہ ہے۔[۷] اور سب سے آخر میں یوسف بن منصور بن ابراہیم النیسا بوری کا تذکرہ ہے۔[۸]

خاتمہ میں دو فصلیں ہیں۔ پہلی فصل میں اکثر فقہا کے وصف یا نسبت کا کنیت کے ساتھ جو ابہام پیدا ہو جاتا ہے اور جس کی بنا پر کسی شخصیت کا تعین کرنے میں مشکل پیدا ہوتی تھی' ان ابہامات کو دور کیا گیا ہے تاکہ تعیین شخصیت میں کسی بھی قسم کا ابہام باقی نہ رہے دوسری فصل میں فقہاء کے مابین مشتبہات کو فوائد متفرقہ کے عنوانات سے اشکال کو دور کرتے ہیں۔

۲۔ طرب الاماثل بتراجم الافاضل

علامہ ابو الحسنات محمد عبدالحی لکھنوی کی یہ کتاب بھی تراجم حنفیہ کے بارے میں ہے۔ اور یہ کتاب الفوائد البھیہ کی تالیف کے بعد لکھی گئی ہے۔ الفوائد البھیة میں جن اکابر کے تراجم شامل ہونے سے رہ گئے تھے ان کو لکھنوی نے طرب الاماثل میں جمع کیا ہے۔ اس میں ۳۹۹ اصحاب کا تذکرہ ہے۔

رسالہ کی تقسیم

اس رسالہ کو مصنف موصوف نے دو سفر میں تقسیم کیا ہے۔ سفر اول میں مذاہب مختلفہ کے اصحاب کے سوانح کو شامل کرنے کو ترجیح دی گئی ہے۔ اور ان کی تصانیف کا ذکر تبعاً" کیا گیا ہے۔ ان میں سے اکثر احناف فقہا ہیں۔

سفر ثانی میں مشہور تالیفات کے احوال کو مقدم رکھا گیا ہے اور مصنفین کے تراجم کو تبعاً" ذکر کیا گیا ہے۔ کہیں کہیں دونوں سفروں میں تکرار یا اعادہ بھی پایا جاتا ہے لیکن یہ تکرار اور اعادہ بھی فائدہ سے خالی نہیں ہے۔

طرب الاماثل میں سب سے پہلے ابراہیم بن ابراہیم بن حسین المالکی کا تذکرہ ہے جو علم حدیث اور تبحر فی الکلام میں یگانہ روزگار تھے۔(۹)

ترتیب و تہذیب میں حروف تہجی کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اور سب سے آخر میں یوسف بن ابی القاسم بن احمد الحنفی کا تذکرہ ہے۔ اس کتاب کی تصنیف سے آپ صفر المظفر ۱۳۰۲ھ میں فارغ ہوئے۔(۱۰)

۳۔ مجموعہ فتاوی

یہ کتاب ابو الحسنات مولانا محمد عبدالحی لکھنوی کے تحریر کردہ فتاوی کا مجموعہ ہے جو کہ آپ نے گاہے بگاہے سائلین کے جواب میں لکھے۔ یہ مجموعہ تین جلدوں پر مشتمل ہے پہلی جلد ۴۱۹ صفحات دوسری ۴۱۲ صفحات اور تیسری جلد ۱۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

کتاب کی تقسیم

اس کتاب کو کئی عنوانات میں تقسیم در تقسیم کیا گیا ہے۔ مثلاً پہلی تقسیم "کتاب" کے عنوان سے کی گئی ہے مثلاً کتاب الکفر و الایمان کتاب العقائد' کتاب العلم' کتاب الطہارة وغیرہ۔

دوسری ذیلی تقسیم "باب" کے عنوان سے کی گئی ہے۔ مثلاً باب تلاوت القرآن، باب الانجاس، باب احکام المساجد وغیرہ۔ کتاب کا سب سے پہلا استفسار عقائد کے بارے میں ہے۔

پہلی جلد میں عقائد، علم، طہارت، انجاس، مساجد، صلوۃ، جنائز تجہیز و تکفین، تراویح، زکوۃ، نکاح، مہر، رضاعت، مفقود، ولایت، وقف، بیع، اکل و شرب، لباس، ھبہ، وصیت، شہادۃ، وراثت بیعت و خلافت، صلح و الشفعہ، رھن، اجازت، حدود، حوالہ، فضائل النبویۃ، نوادر، تقلید، صید الاضحیہ، جہاد وغیرہ کے عنوانات قائم کر کے ان سے طلب کیے گئے سوالات کے جوابات دیئے گیے ہیں۔

دوسری جلد میں صفتہ الجنتہ، تیمم، مساحت، مواقیت صلوۃ، جماعت، القصرفی الصلوۃ، صلوۃ العید، الزیارۃ، صوم، روَیتہ الھلال، کفو، مہر، خلع، عدۃ، ایمان، تولیت، التصرف، الربو، نیت حق الجوار، خلافت، کسب الخبیث، ذبائح، طعام، قضایا، عطایا، شہادت، الاستخارہ اقتداء اور تقلید کے باب ذکر کیے گئے ہیں۔

تیسری جلد میں پہلی اور دوسری جلد کے مسائل کے علاوہ علاوہ العلم و العلماء، قنوت، دفن، حج، احتکار، الکسب، لعب و شطرنج، جرح، قصاص، ترکہ وغیرہ کے ابواب ذکر کیے گئے ہیں۔

خصائص:

۱۔ اس مجموعہ فتاوی کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں جن جن کتب سے صاحب فتویٰ نے استفادہ کیا ہے ان کے حوالہ بھی دیئے گیے ہیں۔

۲۔ کئی مقامات پر ابوالحسنات محمد عبدالحی لکھنوی نے جو فتاوی دیئے ہیں دیگر ہم عصر مقتدر فقہاء عظام نے ان فتاوی پر اپنی تائید کے دستخط بھی ثبت کیے ہیں۔

۳۔ اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اگر سائل نے سوال فارسی میں کیا ہے تو اس کا جواب بھی فارسی میں دیا گیا ہے۔ اگر عربی میں سوال کیا گیا ہے تو عربی میں اس کو جواب دیا گیا اور اگر سوال اردو میں کیا گیا ہے تو جواب بھی اردو زبان میں دیا گیا ہے۔

۴۔ طالبان مسائل دینیہ کے لیے اس فتاوی میں دقیق فقہی اشارات موجود ہیں۔

***

حواشی

۱۔ عبدالحئی لکھنوی' الفوائد البهية فی تراجم الحنفية' ۲
(مطبع نور محمد کراچی)

۲۔ ایضاً' ص ۲

۳۔ ایضاً

۴۔ ایضاً' ص ۵۔۴

۵۔ ایضاً' ص ۵

۶۔ ایضاً' ص ۲۳۳

۷۔ ایضاً' ص ۹

۸۔ ایضاً' ص ۲۳۳

۹۔ عبدالحئی لکھنوی' طرب الاماثل' ۲۵۳